Journal of Islamic Civilization and Culture (JICC)

JOURNAL OF ISLAMIC CIVILIZATION AND CULTURE(JICC)

Volume 3, Issue 1 (Jan-June, 2020)
ISSN (Print):2707-689X
ISSN (Online) 2707-6903
Issue: http://ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/issue/view/8
URL: http://ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/article/view/96/88
Article DOI: https://doi.org/10.46896/jicc.v3i01.96

Title Economic Professions of Women During the era of the Prophet Hood

Author (s): Dr. Sajeela Kausar, Shameem Akhtar

Received on: 29 June, 2019
Accepted on: 29 May, 2020
Published on: 25 June, 2020

Citation: Dr. Sajeela Kausar and Shameem Akhtar, "Construction: Economic Professions of Women During the era of the Prophet Hood," JICC: 3 no, 1 (2020): 267-289

Publisher: Al-Ahbab Turst Islamabad

Click here for more

عہد رسالت میں خواتین کے معاشی پیشے

Economic professions of women in the era of the holy prophet PBUH

ڈاکٹر سحیلہ کوثر*
شمیم اختر**

Abstract

Islam is a rational religion. It puts its instructions to its followers to secure their worldly as well as eternal life. Islamic orders regarding socio-economic and family life are basically based upon the construction of such a society which not only have a successful social and economic status, rather a strong, peaceful and value based family life as well. Islam balances this social set-up by putting the financial responsibility solely on male, and domestic on female. But, this principle is much flexible as per need and situation. If, needed, Islam not only allows women to participate in economic activities, rather properly determines their rights and creates ease for her in this regard.

Women have been participating in economic activities during the golden era of the Prophet (SAW).There are many examples and various fields in which women has performed her economic contribution. This paper will highlight some of the.

Key Words: Women, Era of the Prophet (SAW), Working women, Livelihood, Handicrafts, Gynecology, Business, Cultivation.

---

*اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، پنجاب۔
**ایم فل اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، پنجاب۔

اسلام دین فطرت ہے اور فطری تقاضوں کے مطابق انسانوں کے لئے زندگی کو آسانیاں اور سہولیات فراہم کرنا ہے تاکہ ایک طرف نظام عزت وعصمت بھی قائم رہے اور دوسری طرف عیاشی اور فضول خرچی سے بچتے ہوئے مہذب طریقے سے زندگی بسر کرنے کے مقاصد بھی احسن طور پر انجام پائیں۔ فطری طور پر مرد کی قوامیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسلام نے کفالت کی ذمہ داریاں مرد پر ڈالی ہیں لیکن بعض حالات میں مرد کے نہ ہونے یا کم یا عدم ذرائع آمدن ہونے کی وجہ سے خاندان فاقہ کشی یا دوسری بنیادی ضروریات سے محرومی کا شکار ہو سکتا ہے۔ اس لیے اسلام ضرورت کے تحت نہ صرف عورت کو کسب معاش کی اجازت دیتا ہے بلکہ کسب رزق کے مختلف مواقع اور ذرائع بھی مہیا کرتا ہے۔

آج کے مسلم معاشروں میں عورتوں کے کسب معاش کی مساعی کو بنظر استحسان نہیں دیکھا جاتا۔ بالخصوص روایتی دینی حلقوں میں ان کے کسب معاش کے حق کو یا خرید و فروخت اور دستکاری و مزدوری کے معاملات کو بعض صحیح اصول کی بے اصول دھند میں چھپا دیا جاتا ہے۔ دلیل وہی کہ عورت پر مال وکسب کی ذمہ داری ہی نہیں لہذا اسے کمانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ اس کے بعد اس پر تجارت وکسب اور دستکاری و حرفت اور نوکری و اجیری کے تمام دروازے بند کر دئے جاتے ہیں۔ عہد نبوی کے واقعات سے اصل اصول اور واقعات دونوں ابھر کر سامنے آتے ہیں اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کو نہ صرف کسب معاش کا حق حاصل تھا بلکہ ان کو پورے مواقع فراہم کئے جاتے تھے کہ وہ اپنی ذاتی، خاندانی اور دوسری ضروریات کے لئے مختلف پیشے اختیار کریں۔

روایات کے مطابق عرب کے جاہلی معاشرے میں عورتوں کو کسب معاش کے چاروں ذرائع تجارت، زراعت، دستکاری/ حرفت اور مزدوری و اجرت اختیار کرنے کی آزادی حاصل تھی اور وہ حقیقت میں ان کے ذریعے مال و دولت کماتی تھیں۔ صرف پیٹ بھرنے کی حد تک نہیں اور نہ صرف تن ڈھانکنے اور سر چھپانے کی حد تک بلکہ باقاعدہ دولتمندی کے حصول کے لئے بھی۔ یہ حق و آزادی اور واقعہ تاریخی عہد نبوی کے مکی اور مدنی دور میں بھی استوار رہا اور خواتین ان چاروں ذرائع سے آمدنی حاصل کرتی اور دولت جمع کرتی رہیں۔ سب سے بڑی مثال جو ہمیں ملتی ہے وہ حضرت خدیجہؓ ہیں وہ قریش کی مال دار ترین خاتون تھیں اور ان کی بین الاقوامی تجارت شام و یمن کے بین الاقوامی مراکز کے علاوہ عرب کے مختلف بازاروں سے بھی ہوتی تھی اور وہ مضاربت و اجرت کی بنیاد پر گھر بیٹھے مردوں سے تجارت و کاروبار کراتی تھیں اور نفع کماتی تھیں۔

حضرت خدیجہؓ کی تجارت کا ایک اور اہم زاویہ ہے جو اسلامی نقطہ نظر سے بہت اہم ہے اور اصولی علماء و فقہاء کے غور و فکر کے لائق۔ رسول اکرم ﷺ کی بعثت کے بعد بھی حضرت خدیجہؓ کی تجارتی سرگرمی جاری

رہی اور اس میں رسول اکرم ﷺ بھی برابر کے شریک وسہیم ہے۔

زیر مطالعہ مضمون میں عہد نبوی ﷺ کی خواتین کا معیشت میں کردار اور ان کے مختلف معاشی پیشوں پر روشنی ڈالی جائے گی تاکہ واضح ہو سکے کہ اس سنہری دور میں خواتین کن کن معاشی پیشوں سے وابستہ ہو کر کسب معاش کرتی تھیں۔

ا۔خیاطت (سلائی کڑھائی) ودستکاری:۔

عہد نبوی ﷺ میں خواتین کشیدہ کاری اور دستکاری میں مہارت رکھتی تھیں۔انصار کی عورتیں عام طور پر سلائی کڑھائی کیا کرتی تھیں۔حضرت زینب بنت ابی معاویہ کا نکاح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ہوا۔چونکہ ان کا کوئی ذریعہ معاش نہ تھا اور حضرت زینبؓ دستکار تھیں۔اس لیئے اپنے شوہر اور اولاد کی خود کفیل ہوئیں۔ایک دن کہنے لگیں "تم نے اور تمہاری اولاد نے مجھ کو صدقہ وخیرات سے روک رکھا ہے۔جو کچھ کماتی ہوں تم کو کھلا دیتی ہوں، بھلا اس میں میرا کیا فائدہ "حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا تم اپنے فائدے کی صورت کر لو مجھ کو تمہارا انقصان منظور نہیں۔حضرت زینبؓ آنحضرت کے پاس پہنچیں اور عرض کیا کہ میں دستکار ہوں اور جو کچھ اس سے پیدا کرتی ہوں، شوہر اور بال بچوں پر صرف ہو جاتا ہے کیونکہ میرے شوہر کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے۔اس بناء پر میں محتاجوں کو صدقہ نہیں دے سکتی۔اس حالت میں کیا مجھ کو کچھ ثواب ملتا ہے ؟آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم کو اس میں دوہرا ثواب ہے ایک ثواب تو قرابت والوں سے سلوک کرنے کا دوسرا صدقہ کرنے کا۔(۱)

الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ میں تھوڑے اضافے کے ساتھ یہ واقعہ ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

عَنْ عَبْدُاللہ از زَیْنَبَ الانْصَارِیَة اِمْرَاۃُ اَبِیْ مَسْعُوْد زَیْنَب التَقْضِیَّة امْرَأَ ة ابْنِ مَسْعُود اتتارَسُولَ اللّٰہ تَسْالانہ النَّفَة عَلَی اَزْوَاجِھَا۔فَقَالَ لَھُمَا اجْرَانَ اجْر الْقَرَابَة وَاجراالصَّدَقَة"۔(۲)

''حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ زینب انصاریہؓ زوجہ ابن مسعودؓ اور زینب تقضیہ زوجہ ابن مسعود دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور دریافت کیا کہ وہ اپنی آمدنی خاوندوں پر خرچ کریں۔اس پر حضور ﷺ نے فرمایا۔ہاں تمہارے لیئے دوہرا اجر ہے۔صدقہ اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کا''۔

اس حدیث سے دو باتیں واضح ہوتیں ہیں ایک یہ کہ عورت اندرون خانہ پیشہ اپنا سکتی ہے اور دوسرا یہ کہ عورت محض صدقہ خیرات کرنے کے لیے بھی کسب کر سکتی ہے۔یوں ثابت ہوا کہ بوقت ضرورت عورت کا کسب کرنا جائز ہے۔جس سے وہ اپنے خاندان کی کفالت و معاونت کا فریضہ انجام دے سکتی ہے۔ان دونوں خواتین کی دستکاری سے کمائی ان کی مجبوری تھی۔ان کے شوہر کماتے نہ تھے اور ان کے نفقہ سے گریزاں تھے اور

وجہ ان کی ناداری تھی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ دونوں خواتین اپنے اپنے شوہروں کی شکایت کرنے کے لئے خدمت نبوی میں ایک ساتھ پہنچیں کہ ان کے شوہر ان کا نفقہ نہیں دیتے اور ان کو خود کمانا پڑتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے ان کے نفقہ کو دہرے اجر کا باعث بتایا تھا۔

اسی طرح سے ہمیں ایک اور خاتون کا پتہ چلتا ہے کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے کشیدہ کاری کرتی تھیں انہوں نے آپ ﷺ کو ایک چادر تحفے میں دی تھی روایات ہے کہ:۔

قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، اِنِّیْ نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِی اَكْسُوكَها۔ فَأَخَذَهَا النَّبِیُّ ﷺ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ اِلَيْنا وَاِنَّهَا اِزَارُه۔ (۳)

ایک خاتون آپ ﷺ کے پاس ایک چادر لے کر آئی اور عرض کی: "یا رسول اللہ ﷺ میں نے خاص آپ کو پہنانے کے لئے یہ چادر اپنے ہاتھوں سے اس پر کشیدہ کاری کی ہے۔" آپ ﷺ نے اسے لے لیا، آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی، پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ اسی چادر کو بطور ازار کے پہنے ہوئے تھے۔

حضرت ام صبیہ حولہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں "ہم عہد رسالت اور شروع عہد فاروقی میں مسجد میں دوستی کیا کرتی تھیں اور کبھی چرخہ کات لیا کرتی تھیں اور کبھی بعض عورتیں کھجور کے پتوں سے کوئی چیز بنالیا کرتی تھیں۔(۴)

روایات سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ صحابیات کو جو بھی ہنر آتا تھا انہوں نے اسکو زریعہ آمدن اپنایا۔ اس آمدنی کو نہ صرف یہ کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتی تھیں بلکہ اگرانکے شوہر تنگی کا شکار ہوتے تو ان پر اور اپنی اولاد پر بھی خرچ کرتی تھیں۔

۲۔ طب و جراحت:۔

خواتین کا ایک اہم شعبہ آمدنی پیشہ ورانہ علاج معالجہ کا کام بھی تھا۔ بلاشبہ حضرات رفیدہ/کعیبہ، ام سنان وغیرہ خاتون

اطباء نے اللہ کی راہ میں خدمت کو شعار بنایا تھا اور وہ مجاہدین اسلام کا علاج مفت کرتی تھیں لیکن بقیہ لوگوں کے سلسلہ میں یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ وہ پیشہ ور جراح اور طبیب کی حیثیت سے اپنے فن سے کماتی تھیں۔ فی سبیل اللہ علاج معالجہ کی خدمات تو غزوات و مہمات تک ہی محدود ہوسکتی تھیں اور درحقیقت تھیں کیونکہ انہیں کے لئے وہ شریک ہوتی تھیں لیکن زمانہ امن وامان اور عام حالت میں علاج و معالجہ ایک پیشہ ورانہ ذریعہ آمدنی ہے، وہ بعض معاملات واحوال میں رفاہی ہوسکتا ہے لیکن مستقل اور ہر ایک کے لئے نہیں ہوسکتا۔ لہذا یہ قیاس غلط نہیں ہے کہ متعدد خواتین بطور ذریعہ آمدنی اس رفاہی شعبہ کو اختیار کرتی تھیں۔ روایات سیرت وتاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد خواتین جاہلی اور اسلامی دونوں ادوار میں طبابت سے آمدنی حاصل کرتی تھیں۔

عہد نبوی ﷺ میں حضرت رقیہؓ حضرت ام اطاعؓ حضرت ام کبشہؓ، حضرت رفیدہؓ حضرت اسلمیہؓ، حضرت معاذ لیلیٰؓ حضرت ربیع بنت معوذؓ حضرت ام عطیہؓ حضرت امیمہؓ اور حضرت ام سلیم کو طب و جراحت میں مہارت حاصل تھی۔ یہ اس دور میں جنگ و امن میں مریضوں کا علاج اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھیں۔ایسے واقعات کثرت کے ساتھ دور اول کی مسلم خواتین کے حالات سے ملتے ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام کے سنہری دور میں عورتیں گھر کے اندر ہی نہیں پڑی رہتی تھیں بلکہ وہ گھر کے باہر کے ضروری کام بھی سرانجام دیتی تھیں۔

ان تاریخی حقائق کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دین اسلام میں عورت وہ تمام معاشی خدمات سرانجام دے سکتی ہے جنکی شریعت نے اسلامی حدود و قیود میں رہتے ہوئے اجازت دی ہے تاکہ وہ معاشرے میں رہتے ہوئے اپنے فرائض کو عملی جامہ پہنا سکے۔

حضرت فاطمہؓ نے غزوہ احد میں رسول اکرم ﷺ کے زخموں سے بہتے خون کا علاج کیا تھا۔انہوں نے چٹائی کے ایک ٹکڑے کو جلا کر اس کی راکھ زخموں پر رکھ دی تھی اور خون بند ہو گیا تھا۔(۵)

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَت :كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِیﷺ فَنَسْقِى الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ الْقَتْلٰى وَ الْجَرْحٰى اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔ (۶)

"ربیع بنت معوذ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتیں تھیں، ہم مجاہد مسلمانوں کو پانی پلاتیں ان کی خدمت کرتیں اور زخمیوں اور شہیدوں کو اٹھا کر مدینہ لے جاتیں تھیں"۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عہد نبویؐ میں عورتیں طب اور نرسنگ کے فرائض سرانجام دیتی تھیں۔

آنحضور ﷺ کے زمانے میں بھی اس قسم کی کئی مثالیں ملتی ہیں۔اس دور میں باقاعدہ ہسپتال تو نہ تھے البتہ خواتین غزوات میں ساتھ جاتیں تاکہ مجاہدین کی مرہم پٹی کر سکیں۔اس مقصد کے لیئے مسجد نبوی ﷺ میں قبیلہ اسلم کی ایک خاتون رفیدہ کا خیمہ تھا توان کے متعلق امام بخاریؒ فرماتے ہیں:۔

كَانَتْ اِمْرَاة تَدَاوى الجَرْمِى وَ تَحْتَسِب بِنَفْسِهَا عَلَى خِدْمَةِ مِن كَانَتْ بِهٖ ضَيْعَة مِنَ الْمُسْلِمِيْن ۔(۷)

"وہ ایک ایسی عورت تھی جو مسلمان زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھی اور مریضوں کا علاج اور ان کی دیکھ بھال کرتی تھیں"۔

اسی طرح قبیلہ اود کی ایک طبیبہ زینب تھیں، جو امراض چشم اور فن جراحی کی ماہر اور عرب میں فن طب میں مشہور تھیں۔ابوالفراج اصفہانی ایک شخص کا واقعہ نقل کرتا ہے جس نے اپنے آشوب چشم کا علاج کرایا۔

اس (زینب) طبیبہ نے اس کی آنکھ میں دوا ڈال دی اور کہا کہ لیٹ جاؤ تاکہ دوا آنکھوں میں اچھی طرح پھیل جائے۔ پس وہ لیٹ گیا اور یہ شعر پڑھا:

امخترمی ریب المنون ولم ازر طبیب بنی اودعلی النساء زینبا۔ (۸)

یہ شعر سن کر وہ طبیبہ ہنسی اور کہا میں ہی وہ زینب ہوں، جس کا اس میں ذکر ہے اور جانتی ہوں کہ یہ شعر تمہارے چچا ابو سماک اسدی کا ہے۔

ایک اور صحابیہؓ کعبیہ بنت اسعدؓ ہیں۔ جن کے متعلق ابن سعدؒ فرماتے ہیں:

كَعَبَيْه بِنْت سَعَد الْاَسْلَمِية، بِايعت بَعدالهِجْرَة وَهِي الَّتِي كَانَتْ تَكُون فِي الْمَسَجِد لها خَيْمَة قَداوى الْمَرْضى وَ الْجَرَحِى، وَكَانَ سَعد بن مَعَاذ حُسين رَمى يَوْمَ الْخَنْدَق عِنْدَهَا تَرَاوَى جَرْحَه حَتَّى مَاتَ وَ قَدْ شَهِدَتَ كَعْبَية يَوْمَ الخَيْبَر مَعَ رَسُول ﷺ۔ (۹)

"کعبیہ بنت سعد اسلمؓ یہ ہجرت کے بعد مسلمان ہوئیں۔ ان کے لیئے مسجد میں ایک خیمہ لگایا گیا تھا۔ جہاں وہ مریضوں کا علاج اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھیں۔ سعد بن معاذ جب جنگ خندق میں تیروں سے زخمی ہوئے تو اسی خاتون نے ان کے زخموں کا علاج کیا مگر وہ (زخموں کی تاب نہ لا کر) شہید ہو گئے۔ یہ کعبیہ رسول ﷺ کے ساتھ غزوہ خیبر میں بھی شریک ہوئی تھیں"۔

رسول اکرم ﷺ کی آخری بیماری میں حضرت اسماء بنت عمیسؓ اور حضرت ام سلمہؓ نے آپ کے دہن مبارک میں کھلی اور تیل (الکست والزیت) کی بنی ہوئی دوا زبردستی ڈال دی تھی۔ یہ خاص طبّی نسخہ ان دونوں خواتین عصر نے اپنے قیام حبشہ کے زمانے میں سیکھا تھا۔ بعض روایات میں ہے کہ عود ہندی (ورس) اور تیل سے بنی ہوئی دوا تھی۔ بہر حال خواتین مکرم نے حبشی طب سے استفادہ کرکے اس کا استعمال کیا تھا۔ (۱۰)

ان روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صحابیات علوم طب جانتی تھیں اور یقیناً انہوں نے اس کی باقاعدہ تعلیم بھی حاصل کی ہوگی۔ انہوں نے جو کچھ سیکھا صرف اپنے تک محدود نہیں رکھا بلکہ انسانیت کی خدمت کیلئے اپنے ہنر کو بروئے کار لائیں۔ کچھ صحابیات نے فی سبیل اللہ اس کام کو سرانجام دیا اور کچھ نے اسکو باقاعدہ پیشے کے اپنایا۔

۳۔ تجارت:۔

تجارت سے مراد چیزوں کی خرید و فروخت کرنا ہے۔ آج کے دور میں اس کے لیئے Business اور Import, Export کے الفاظ استعمال کیئے جاتے ہیں۔ تجارت چھوٹے پیمانے سے بڑے پیمانے تک کی ہو سکتی ہے۔ وسائل معیشت میں سب سے اہم وسیلہ تجارت ہے۔ اقتصادی نظام کی ترقی کا دارومدار تجارت پر موقوف ہے۔ عہد نبوی ﷺ میں بھی لوگ تجارت کے پیشے سے منسلک تھے اور مردوں

کے ساتھ ساتھ خواتین نے بھی تجارتی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا۔کچھ ایسی صحابیات کا ذکر ملتا ہے جو تجارت کیا کرتی تھیں۔ام المومنین خدیجہؓکی تجارت مکہ سے شام نہایت وسیع پیمانے پر تھی۔یہی تجارت ہی آپ ﷺ اور حضرت خدیجہؓ کی شادی کا وسیلہ بنی۔ بعض خواتین آنحضرت ﷺ سے عرض کرتی تھیں کہ وہ تجارت پیشہ ہیں، لیکن آپ ﷺ نے ان کو کبھی منع نہیں فرمایا تھا۔ مثلاًحضرت قیلہؓ انماریہ کی تجارت اور خرید وفروخت کا واقعہ بڑا دلچسپ ہے اور احکام اسلامی سے بھرپور بھی۔انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو دوران حج مروہ کے مقام پر دیکھا کہ آپ ﷺ احرام اتار رہے تھے۔ان کا بیان ہے کہ میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گئی میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی:

اِنِّی امْرَاَۃ ابیَعْ وَاشْتَرِی ۔(۱۱)

"میں ایک ایسی عورت ہوں جو مختلف چیزوں کو بیچتی بھی ہوں اور خریدتی بھی ہوں"۔

اور خرید وفروخت میں بھاؤتاؤ اور مول تول کرتی ہوں۔ جس قیمت پر مجھے بیچنے کا ارادہ ہوتا ہے اس سے بڑھا کر دام بتاتی ہوں اور بھاؤتاؤ کے بعد اپنے مطلوب نرخ پر بیچ دیتی ہوں۔اسی طرح جب سامان خرید کرتی ہوں تو جس قیمت پر خریدنے کا ارادہ ہوتا ہے اس سے کم دام لگاتی ہوں اور جب وہ مشتری قیمت مطلوب لگاتا ہے تو خرید لیتی ہوں۔آپ ﷺ نے مول تول کرنے سے منع فرمایا۔(مول تول اور بھاؤتاؤ تجارتی سرگرمی کی ایک ناقابل انکار حقیقت ہے اور اس سے کوئی تجارت خالی نہیں۔اس میں بہرحال ایک عنصر ضرر ضرور رہتا ہے اور خریدار کو ہمیشہ خلش رہتی ہے کہ بھاؤتاؤ کے باوجود اس نے زیادہ دام دے دئے،اسی لئے اس کی ممانعت آئی ہے۔

کھال کی تجارت:۔

حضرت ہالہ بنت خویلد جو کہ حضرت خدیجہؓ کی بہن تھیں ان کے حوالے سے ملتا ہے کہ وہ چمڑے اور کھال کی تجارت کیا کرتی تھیں۔(۱۲)

مختلف اشیاء کی تجارت:۔

حضرت قیلہ انماریہ نہایت ہی مشہور تاجرہ تھیں وہ خود بیان کرتی ہیں: ”نی مرۃ شتری وابیع۔۔۔“اور انہوں نے آپ ﷺ سے باقاعدہ خرید وفروخت کے اصول وضوابط سیکھے۔(۱۳)

عطر کی تجارت:۔

عہد نبوی ﷺ میں خواتین کا ایک اہم پیشہ عطر فروش تھا۔

اسماءبنت مخربہ جو کہ مشہور سردار مکہ ابوجہل مخزومی کی ماں تھیں دونوں دور جہالت اور عہد اسلامی

میں گھر گھر عطر فروشی کرتی تھیں۔ان کے فرزند عبداللہ بن ابی ربیعہ یمن سے عمدہ عطران کے پاس بھیجا کرتے تھے جسے وہ فروخت کرتی تھیں اور بالعموم خواتین خانہ ہی ان سے عطر خریدتی تھیں، مردانہ خریداری بھی ہوتی تھی۔عہد فاروقی میں ان کے بعض خواتین اسلام سے سخت تنازعہ کا ذکر آتا ہے۔ابن سعد فرماتے ہیں:۔

وَكَانَ ابنَهَا عَبْدُاللّٰہ بنْ اَبِیْ رَبِیعَة یَبْعثُ اِلَیْهَا بعطر مِنْ اَیْمَن وَكَانَتْ تَبِیْعه اِلَی اِلَّا عَطَیْة تَشْتَرىٰ مِنَها(۱۴)

"ان کا بیٹا عبداللہ بن ابی ربیعہ ان کو یمن سے عطر بھیجتا تھا اور وہ اسے بیچتی تھی۔ہم ان سے خریدتے تھے"۔

اسی طرح سے سید ملیکہ ام سائب، یہ سائب بن اقرح کی والدہ تھیں اور عطر بیچا کرتی تھیں۔ان کے فرزند کا بیان ہے کہ:

اِنْ امه مَلِیْکَة دَخَلْت تَبِیْعَ العَطر مِنَ النَّبِی ﷺ۔ (۱۵)

"میری والدہ ملیکہ حضور ﷺ کی خدمت میں عطر بیچنے کے لئے حاضر ہوئیں"۔

اسی طرح حولہ بنت تویت کے بارے میں بھی ملتا ہے کہ یہ خاتون ایسی عطر فروش تھیں کہ وہ "العطاہ" کے نام سے مشہور ہوگئی تھیں۔وہ رسول اکرم ﷺ کے خانہ مبارک میں آتی تھیں اور عطر فروخت کرتی تھیں اور رسول اکرم ﷺ ان کے عطروں کی خوشبوؤں سے ان کو پہچان لیا کرتے تھے۔ایک دن حضرت حولہ بنت تویت حضرت عائشہؓ کے پاس اپنے خاوند کا مسئلہ لے کر حاضر ہوئیں اور جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا: انی لاجد ریح الحوله فهل اتتکم وهل ابتعتم منهاشیأ "مجھے حولہ کی خوشبو آرہی ہے کیا وہ تمہارے پاس آئی ہے؟ کیا تم نے ان سے کچھ خرید ا بھی ہے؟ "حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ آج وہ کاروبار کی غرض سے نہیں آئیں،اپنے شوہر کی شکایت لے کر آئی ہیں۔رسول اکرم ﷺ نے انکی شکایت کا تدارک فرمایا۔(۱۶)

اس طرح عمرہ بنت الطبیعؓ فرماتی ہیں۔

"ضَمْرُ عَ لیﷺفَقَالَ: بِکُمْ هٰذِهِ؟ اِنْ هَذا الکَثِیْر طَیِّب یَشْبع مِنْه العِیَال"۔ (۱۷)

"میں اپنی لونڈی کے ساتھ بازار گئی اور وہاں سے ایک بڑی مچھلی خریدی اور اسے جھولے میں رکھا اور مچھلی کا سر اور اس کی دم جھولے سے باہر نکلی ہوئی تھی۔وہاں پر حضرت علیؓ کا گزر ہوا تو انہوں نے پوچھا آپؓ نے یہ مچھلی کتنے میں خریدی ہے؟ تو یہ بہت بڑی اور اچھی مچھلی ہے۔اسے سارے گھر والے سیر ہو کر کھا سکتے ہیں"۔

اس روایت سے بھی خواتین کے خرید وفروخت کرنے کے بارے میں سند ملتی ہے۔

۴۔ صنعت وحرفت:۔

آنحضور ﷺ کا فرمان ہے۔:۔

لَوْاَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرزِقْتُمْ كَمَاتُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُواخِمَاصًا وَ تَرُوحُ بِطَانًا (۱۸)

"اگر تم خدا پر کما حقہ اعتماد کرو تو، جس طرح وہ پرندوں کو روزی دیتا ہے، اسی طرح تم کو بھی دے گا کہ وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے واپس آتے ہیں"۔

اسی طرح ایک اور حدیث نبوی ﷺ ہے۔

"طَلَبَ كَسَبَ الْحَلَالَ فَرِيْضَة بَعْدَ الْفَرِيْضَة "۔ (۱۹)

" حلال روزی طلب کرنا فرض ہے اللہ تعالی کے فرض کے بعد "

اس سے ثابت ہوا کہ کسب حلال عین عبادت ہے اور اس مقصد کے لیئے محنت مزدوری کرنا مباح ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک کی ایسی کئی مثالیں ملتی ہیں جن سے صحابیات کے محنت مزدوری کرنے اور اپنی پاک کمائی سے اپنے عزیز واقارب غریبوں، محتاجوں اور خود اپنے بچوں پر خرچ کرنے کا پتہ چلتا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ سب سے پہلے حضرت حوّاؑ نے چرخہ سے سوت کاتا اور حضرت آدمؑ نے کپڑا بنایا تھا۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

هَبِطَ آدَمُ وَهُوَأ عَلَيْهُمَا السَّلَام عِرْيَانِين جَمِيْعَا عَلَيْهُمَا وَرَق الْجَنَّة فَاصَابَه الحَرحَتّٰى قَعَدَ يَبْكِى فَقَالَ لَهَاياحوا قَدْا ذَاتى الحَرْ نِجَاءِ جِبْرِيْل بِقَطْن وَاَمْرَهَا ان تَغْزِل وَعِلْمُهَا وَامرآدَمَ بِالْحِيَاكة وَعَلَمَه"۔(۲۰)

حضرت آدمؑ اور حضرت حوّاؑ دونوں جنت سے برھنہ اُترے۔ صرف جنت کے پتے لپیٹے ہوئے تھے۔ دنیا کی گرمی سے تکلیف پہنچی تو حضرت آدمؑ بیٹھ کر رونے لگے اور حوا سے فرمایا کہ گرمی نے مجھے پریشان کرر کھا ہے۔ حضرت جبرائیلؑ نے روئی لا کر حضرت حوّاؑ سے فرمایا، تم اسے کاتو اور اسے کاتنے کا طریقہ سکھایا اور حضرت آدمؑ کو بننے کے لیئے فرمایا اور انہیں بننا سکھایا"۔

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورت اپنے شوہر کے ساتھ کام میں معاونت کر سکتی ہے اور اپنے رفیق و مونس کی مددگار بھی بن سکتی ہے اور اگر روزی کمانے کے لیئے گھر بیٹھے کام مل جائے تو پھر کیا مشکل۔ اسی طرح ام المومنین ام سلمہؓ بھی سوت کاتنے میں مہارت رکھتی تھیں۔(۲۱)

اسی طرح خولہ بنت ثعلبہؓ جو صنعت و حرفت جانتی تھی، ایک مرتبہ ان کے شوہر نے ان سے غیر ارادی طور پر کہہ دیا کہ آج سے تمہاری حیثیت میری ماں کی سی ہے۔ پھر وہ حضور اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور اپنا قصہ بیان کیا۔ حضور ﷺ نے ان کے شوہر اوس بن صامتؓ کو بلا کر پوچھا تمہارے چچا کی بیٹی "بیوی" کیا کہتی

ہے ؟انہوں نے عرض کیا ٹھیک کہتی ہے۔ میں نے اس کے ساتھ ظہار کر لیا اور اسے اپنی ماں کی پیٹھ جیسا قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کا اس بارے میں کیا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے قریب نہ جایا کرو یہاں تک کہ اس بارے میں کوئی حکم آجائے۔ خولہ نے عرض کیا:۔

يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ مَالَهٗ مِنْ شَیْ ءٍ وَمَا يَنْفَق عَلَيْهِ اِلَّا انا۔ (۲۲)

اللہ کے رسول ﷺ ان کے پاس تو خرچ کے لیئے کچھ بھی نہیں ہے۔ میں ہی ان پر خرچ کرتی ہوں (یعنی مجھ سے الگ رہ کر کس طرح زندگی گزار سکتے ہیں؟

اس روایت سے پتا چلتا ہے کہ عہد رسالت ﷺ میں خواتین پورے خاندان کی واحد کفیل کے طور پر بھی کسب کرتی تھیں۔

۵۔دباغت (چمڑے کا کام):۔

عہد نبوی ﷺ میں خواتین کے لئے ایک اہم ذریعہ معاش دباغت تھا۔خواتین کھال کو دباغت دے کر چمڑا بناتی تھیں پھر اس کی مختلف اشیاء بنا کر فروخت کرتی تھیں۔

حضرت زینب بنت جحشؓ زوجہ رسول اللہ ﷺ اس کام میں بہت مہارت رکھتی تھیں۔وہ ایک ہنر مند خاتون تھیں چمڑے سے مختلف اشیاء تیار کرتی اور موتیوں کے ہار بھی بنایا کرتی تھیں ان کا معمول یہ تھا کہ اس سے ہونے والی آمدنی کو اللہ کے راستہ میں خرچ کیا کرتی تھیں۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت زینب ہم میں زیادہ سخی تھیں، بڑے کھلے ہاتھ والی تھیں، صدقہ وخیرات کیا کرتی تھیں۔(۲۳)

حضرت زینب کے بارے میں مذکور ہے کہ:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَی امْرَاةً فَاَتَی امْرَاَتَهُ زَیْنَبَ وَهِیَ تَمْعَسُ مَنِيْئَةً لَهَا۔ (۲۴)

"رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا تو آپ اپنی بیوی زینب کے پاس گئے تو وہ اس وقت کھال کو دباغت دے رہی تھیں۔

ام المومنین حضرت سودہؓ زوجہ رسول ﷺ بھی اس صنعت میں مہارت رکھتی تھی۔ان کے بارے میں روایت ہے کہ طائف کی ادھوڑی بناتی تھیں یعنی کھالوں کو درست کر کے دباغیت دیتی، جس کی وجہ سے ان کی مالی حالت تمام ازواج مطہرات سے بہتر تھی۔(۲۵)

۶۔کاشتکاری:۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں خواتین کھیتی باڑی کا کام کرتی تھیں مگر یہ تمام صحابیاتؓ کا مشغلہ نہ تھا بلکہ بعض سرسبز مقامات کی باشندات کا پیشہ تھا۔ مدینہ منورہ میں انصار کی تمام عورتیں کاشتکاری کرتی

تھیں اور خاص طور پر سبزیاں بوتی تھیں۔ مولانا وحید الدین خان اپنی کتاب ''خاتون اسلام''میں صحابیاتؓ کی مدینہ منورہ میں معاشی سرگرمیوں کا پس منظر بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :۔

'' مدینہ کی زندگی میں عورتوں کے اس طرح کثرت سے واقعات ہیں اس وقت عورتیں نہ صرف گھر کا بلکہ باہر کا بھی اکثر کام کرتی تھیں اس کی وجہ یہ تھی کہ مرد زیادہ تر جہاد اور تبلیغ دین وغیرہ میں مشغول رہتے تھے۔ ان کو موقع نہیں ملتا تھا کہ گھر کی ذمہ داریوں کو ادا کریں چنانچہ ان عورتوں نے گھر کی دیکھ بھال اور زراعت اور باغبانی بھی کی اور جانوروں کی دیکھ بھال بھی کی''۔(۲۶)

مدینہ میں لوگوں کا پیشہ کاشتکاری و باغبانی تھا، کچھ لوگ ان پیشوں سے وابستہ ہوئے۔ عہد نبوی ﷺ میں ایسی عورتوں کے واقعات ملتے ہیں جو اپنے شوہر کی معاونت کی خاطر یا اس کی عدم موجودگی میں کاشتکاری کر کے اپنے خاندان کی کفالت کرتی تھیں۔ اسی طرح حضرت جابر بن عبداللہؓ کی خالہ کو طلاق ہوئی۔ دوران عدت انہوں نے اپنے کھیتوں میں جا کر کھجور کے درخت کٹوائے اور بیچنا چاہا۔ لوگوں نے منع کیا کہ عورت کو عدت شوہر کے گھر پر گزارنی چاہیے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس استفتا کی غرض سے گئیں تو حضور ﷺ نے انہیں کھیتوں میں جانے اور کھجوروں کے درخت کٹوانے کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا:

''اخْرُجِی فَجُدِّی نَخْلَکِ لَعَلَّکِ اَنْ تَصَدَّقِی مِنْهُ اَوْ تَفْعَلِی خَیْرًا ''۔ (۲۷)

"آپ باہر جا کر کھیتوں میں کام کاج کیا کریں اور کھجور کے درخت کاٹیں، ہو سکتا ہے اس آمدنی سے صدقہ اور خیرات کر سکیں"۔

حضرت اسماؓ بنت ابو بکرؓ کا واقعہ بھی اسی ضمن میں آتا ہے وہ خود بیان کرتی ہیں کہ :

" حضرت زبیرؓ سے میرا بیاہ ہو چکا تھا۔ لیکن ان کے پاس ایک پانی لادنے والے اونٹ اور گھوڑے کے سوا کسی قسم کا کوئی مال نہ تھا۔ نہ خادم نہ کوئی دوسری چیز۔ میں خود ہی ان کے گھوڑے کو چارہ دیتی، پانی پلاتی اور ان کا ڈول بھرتی، گھر کا کام کاج بھی خود کرتی۔ آٹا گوندھتی، روٹی اچھی نہ پکا سکتی تھی، پڑوس میں کچھ انصار کی عورتیں تھیں، جو اپنی دوستی میں بڑی مخلص ثابت ہوئیں، وہ میری روٹیاں پکا دیا کرتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیرؓ کو میرے مکان سے دو میل کے فاصلے پر ایک زمین کاشت کرنے اور فائدہ اُٹھانے کے لئے دے رکھی تھی۔ میں اس زمین سے کھجور کی گٹھلیاں لایا کرتی تھی، ایک دن میں اپنے سر پر کھجور کی گٹھلیوں کی ٹوکری لا رہی تھی کہ راستے میں حضور ﷺ سے ملاقات ہو گئی۔ آپ ﷺ نے مجھے بلایا تاکہ اپنی سواری کے پیچھے بٹھا لیں۔ لیکن چونکہ آپ ﷺ کے ساتھ انصار کے بعض افراد بھی تھے۔ اس لیئے مجھے شرم محسوس ہوئی۔ زبیرؓ کی غیرت کا خیال آیا کہ وہ سب سے زیادہ غیرت مند ہے۔ چنانچہ میں پس و پیش کرنے لگی تو حضور ﷺ بھانپ گئے اور آگے

بڑ ھ گئے۔ سارا واقعہ زبیرؓ سے ذکر کیا۔ زبیرؓ نے فرمایا واللہ تمہارا گٹھلیوں کا لانا مجھ پر بہت شاق گزرتا ہے۔ پھر حضرت ابو بکرؓ نے گھوڑے کی نگہداشت کے لیے ایک خادم بھیجا۔ جس کی وجہ سے مجھے اس بار سے نجات ملی"۔(۲۸)

مختلف روایت سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دور میں صحابیات کاشتکاری بھی کیا کرتی تھیں مثلاً ”قَالَ سَهْلِ :كَانَتْ فِيْنَا امْرَاةٌ تَجْعَلُ عَلَى اَرْبِعَاءِ فِي مَزْرَاعَةٍ لَهَا سِلْقاً فَكَانَتْ اِذَا كَانَ يَوْمُ جُمُعُةِ تَنْزِعُ اُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُه فِي قِدْرِثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْه قَبْضَةً مِنْ شَعِيرٍ تَطْحَنُها فَتَكُونُ اُصُولُ السِّلْقِ عَرْقَهُ وَ كُنُّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقُرِّبُ ذٰالِكَ الطَّعَامَ اِلَيْنَا فَنلْعَقُهُ وَ كُنَّا نَتَمَنَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَا مِهَا ذٰالِكَ“۔ (۲۹)

" حضرت سہلؓ کہتے ہیں ہم لوگوں میں ایک عورت تھی وہ اپنے کھیت کی نالی پر چقندر بوتی تھی۔ جمعہ کا دن ہوتا تو چقندر کی جڑیں نکال کر ایک ہانڈی میں پکاتی، اوپر سے مٹھی بھر جو کا آٹا پیس کر ڈال دیتی تو چقندر کی جڑیں گویا بوٹیاں بن جاتیں اور ہم لوگ جمعہ کی نماز پڑھ (اس کے گھر پر) کر جاتے اس کو سلام کرتے وہ یہ کھانا ہمارے سامنے رکھتی۔ ہم اس کو چاٹ جاتے اور اس کھانے کے خیال سے ہم کو جمعہ کے دن کی آرزو رہتی"۔

ان واقعات سے واضح ہوتا ہے کہ عورت کو اسلام اجازت دیتا ہے کہ وہ گھریلو ذمہ داریوں کے باوجود بھی کام کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے تو وہ اسلام کی شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے کر سکتی ہے تا کہ اپنے لیئے یا اپنے بچوں کے لیئے روزی کما سکے۔ جس طرح عہد رسالت میں حضرت اسماء بنت ابو بکرؓ اور دوسری خواتین اسلام گھریلو ذمہ داریاں نبھانے کے ساتھ کھیت میں بھی کام کرتی تھیں۔ آج کے دور میں بھی ہمارے دیہی علاقوں کی خواتین اپنے باپ، شوہر، بھائی یا بیٹوں کے ساتھ کھیتوں میں جا کر کام میں ان کا ہاتھ بٹاتی ہیں۔ اس کے علاوہ اجرت پر فصلوں کی کٹائی اور کپاس کی چنائی وغیرہ بھی کرتی ہیں تا کہ اپنے کنبہ کے افراد کے لیئے روزی کما سکیں۔

اس حوالے سے عبد الحلیم ابو شقہ فرماتے ہیں:

”متاخرین علماء سلف۔ اپنے تشدد اور عہد نبوی کی سنت سے مخالف سنت ایجاد کرنے کے باوجود اپنے زمانہ میں رائج معاشرتی حالات کا ہم سے زیادہ خیال رکھنے والے تھے، اسی وجہ سے انہوں نے شہری اور دیہاتی عورتوں کے احکام میں فرق کیا۔ شہری عورتوں کے لیے انہوں نے چہرے کو ڈھانپنا اور گھر قرار اختیار کیے رکھنا ضروری قرار دیا کیونکہ شہری عورتوں کو گھر سے باہر نکلنے کی ضرورت بہت کم پیش آتی ہے کیوکہ ان کی بہت سی ضرورتوں کو ملازم مرد اور عورتیں پوری کر دیتے ہیں، جب کہ دیہاتی عورتوں کے لیے انہوں نے چہرے کو ڈھانپنے اور گھر ہی میں قرار اختیار کیے رکھنے کو ضروری قرار نہیں دیا کیونکہ

ایک کسان عورت کو روزانہ اپنے گھر سے نکلنا پڑتا ہے تاکہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ تعاون کرے یا مویشیوں کو چرائے یا بازار وغیرہ سے گھر کی ضرورتوں کو پورا کرے"۔(۳۰)

عہد نبوی ﷺ میں صحابیات نے کسی کام کو چھوٹا نہیں سمجھا تھا جس فن میں بھی ان کو مہارت حاصل تھی اس کام کو انہوں نے کیا۔انہوں نے کھیتوں میں کام کرنے کو معیوب نہیں سمجھا انہوں نے حلال رزق حاصل کیا اور اللہ کی راہ میں بھی صدقہ وخیرات کیا۔

۷۔کھیتی وشجر کاری:۔

عہد نبوی میں خواتین شجر کاری بھی کیا کرتی تھیں۔حضرت جابر بن عبداللہ کی خالہ نے دوران عدت اپنے کھجور کے درخت کاٹنے کی اجازت لی تو آپ ﷺ نے فرمایا"کیوں نہیں! کھیت جاؤ اور اپنے کھجور کے درخت کاٹو۔۔۔۔۔"(۳۱)

"ام مبشر انصاریہ کے کھجور کے باغ تھے اور وہ شجر کاری کرتی تھیں۔آپ ﷺ ان کے باغ میں تشریف لے گئے اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

اسی طرح"حضرت انس بن مالکؓ کی والدہ کے اپنے کھجوروں کے درخت تھے اور ان درختوں کے ذریعہ وہ آمدنی حال کرتی تھیں۔"(۳۲)

عہد نبوی ﷺ میں خواتین کے اپنے باغات تھے جو ان کے لئے حصول آمدنی کا ذریعہ تھے۔ابو حمید الساعدی نے طویل روایت بیان کی ہے کہ:۔

غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوکَ، فَلَمَّا جَاءَ وَادِي الْقُرَى اِذَا امْرَاةٌ فِي حَدِيْقَةٍ لَهَا۔(۳۳)

ہم غزوہ تبوک کے لئے نبی کریم ﷺ کے ساتھ جارہے تھے، جب ہم وادی قریٰ (مدینہ منورہ اور شام کے درمیان ایک قدیم آبادی) سے گزرے تو ہماری نظر ایک عورت پر پڑی جو اپنے باغ میں کھڑی ہے۔۔۔۔۔

ان روایات سے یہ پتہ چلتاہے کہ عہد رسالت ﷺ میں خواتین نے ہر قسم کے کام سرانجام دیے ہیں وہ اپنے کھیتوں میں خود بھی کام کرتی تھیں۔

۸۔زراعت اور زرعی آمدنی:۔

مکہ اور مدینہ کے علاوہ دوسرے زرخیز علاقوں میں زرعی آمدنی اور اس پر مشتمل جائیدادیں تھیں۔مکہ

اور قریش کے اشراف کی زرعی جائیدادیں طائف میں تھیں جہاں انگور، شہد اور دوسری چیزوں کی کافی پیداوار ہوتی تھی۔ بلاشبہ اکثر جائیداد مردوں کی تھیں لیکن بعض خواتین کی بھی جائدادیں تھیں اور ان سے نقد و جنس کی آمدنی ہوتی تھی۔

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کو اپنے والد کی جائداد ثقیف/طائف سے کچھ حصہ ملا تھا اور وہاں سے شہد آتا تھا اور بعض دوسری آمدنی بھی ہوتی تھی جو وہ اپنے خاندان بالخصوص سابق شوہر حضرت ابو سلمہؓ کے یتیم بچوں پر خرچ کرتی تھیں۔(۳۴)

عہد نبوی ﷺ میں خواتین کا کھیتوں میں کام کرنے کا کافی رجحان پایا جاتا تھا۔ اگر خواتین کی اپنی ذاتی زراعی زمینیں اور کھیت وغیرہ نہ ہوتے تو وہ دوسروں کے کھیتوں میں کام کر کے کماتی تھیں۔ متعدد خواتین کے نام ملتے ہیں جو دوسروں کے باغات میں باغبانی کرتی تھیں۔ بعض مہاجرین نے بھی زرعی جائیدادیں بنالی تھیں اور تجارت کے ساتھ ساتھ زراعت میں بھی مشغول ہو گئے تھے۔

حضرت اسماء بنت ابو بکرؓ کے شوہر حضرت زبیر بن عوام اسدیؓ کا ایک کھجور کا باغ تھا جہاں سے حضرت اسماء گٹھلیاں لاتی تھیں انہوں نے اپنی شادی کے متعلق طویل روایت ذکر کی ہے جس میں مذکور ہے کہ:

كُنْتُ اَنْقُلُ التَّوَىٰ مِنْ اَرْضِ الزُّبَيْرِ۔۔۔ ''میں زبیر کی زمین سے اپنے سر پر کھجور کی گٹھلیاں لایا کرتی تھی۔''(۳۵)

حرقانامی عورت کے حوالے سے ملتاہے کہ 'كانت امراة حبشية تلقط النوى۔۔۔(۳۶)
''وہ حبشیہ عورت تھی جو گٹھلیاں چنتی تھی۔''

ہم دیکھتے ہیں کہ عہد نبوی ﷺ میں خواتین نے اپنی محنت سے مختلف کام سرانجام دیے اور کسی بھی کام کو حقیر نہیں سمجھا۔ اپنی محنت سے کماتی تھیں اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتی تھیں اور صدقہ و خیرات بھی کرتی تھیں۔

۹۔ کتابت:۔

عہد نبوی میں کتابت بھی خواتین کے لیے ایک اہم ذریعہ معاش تھا۔ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ ''حضرت شفاء بنت عبداللہ کتابت کے فن میں بہت مہارت رکھتی تھیں اور دوسری خواتین کو بھی سکھاتی تھیں۔''(۳۷)

اسی طرح سے ایک اور خاتون کے حوالے سے پتہ چلتا ہے کہ ''سیدہ ام دردا تختی پر لکھنے کی مشق کیا کرتی تھیں اور طلباء کو تختی پر لکھنا سکھایا کرتی تھیں۔(۳۸)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کا لکھناپڑھنا نہ صرف جائز ہے بلکہ دوسروں کو لکھناپڑھنا سکھانا اور اس کو بطور پیشے کے اختیار کرنے میں بھی کوئی ممانعت نہیں ہے بلکہ یہ پیشہ زیادہ قابل ستائش ہے۔

۱۰۔چرخہ کاتنااور کپڑابننا:۔

عہد نبوی ﷺ میں خواتین سوت کات کر اور پھر اس کی بنائی کر کے کپڑا تیار کر کے بیچتی تھیں اور اس کے ذریعہ رزق حلال کماتی تھیں۔

''شعیزہ نامی خاتون اون اور کھجور کے درخت کی چھال جمع کیا کرتی تھیں جسے کات کر گولہ وغیرہ بناتی تھیں''(۳۹)

فاطمہ بنت ولید خود بیان کرتی ہیں کہ: كَانَتِ فِي الشَّامِ تَلْبِسَ الجِبَابُ مِنْ ثِبَابِ الْخُزْ۔(۴۰)

''جب میں شام میں تھی تو اپنے خیمے ریشمی کپڑے سے بناتی تھی۔''

امام بخاری نے کتاب اللباس کے باب ''لبس القسی'' کے ترجمہ الباب میں لکھا ہے کہ: قسیہ/قسی ریشمی کپڑا تھا جو شام یا مصر سے آتا تھا اس پر چوڑی ریشمی دھاریاں پڑی ہوتی تھیں اور اس پر ترنج جیسے نقش و نگار بنے ہوئے تھے وَكَانَتِ النِّسَاءُ تَصْنَعُهُ لَبُعُو لَتِهِن مِثْلَ القَطَائِف يَصُفُّرْنَهَا 'اور عورتیں اس کو اپنے شوہروں کے لئے قطائف (چادروں) کی مانند پھیلا کر بنا کرتی تھیں''۔(۴۱)

۱۱۔رنگ سازی:۔

عہد نبوی ﷺ میں خواتین رنگ سازی میں بھی مہارت رکھتی تھیں اور بعض خواتین نے اس کو بطور پیشہ اختیار کیا ہوا تھا۔بنو اسد کی ایک خاتون کا بیان ہے کہ:۔

كُنْتُ يَوْماً عِنْدَ زَيْنَبَ امْرَاَةِ رَسُول الله ﷺ وَ نَحْنُ نَصبِغُ ثِيَابًا لَها بِمَغْرَةَ۔(۴۲)

''میں ایک دن زوجہ رسول اللہ ﷺ حضرت زینب کے پاس تھی اور ہم ان کے کپڑوں کو نرم سرخ رنگ دے رہے تھے۔''

ام لیلٰی کے حوالے سے مذکور ہے کہ کانَت اُم لَیلٰی تَصبِغَ لِدِرعِھَا وخِمَارِھَا وَ مِلحَفَتِھَا کلَ شَھر وَ تحتَغِز بِغَمسَة(۴۳)

''ام لیلی اپنی بھتیجی کے لئے قمیض، چادر اور اوڑھنی ہر مہینے رنگا کرتی تھیں اور اسی طرح کپڑوں کو رنگ دار پانی میں ڈبوتی تھیں۔''

گویا عہد نبوی ﷺ میں خواتین مختلف ہنر و فن کو جانتی تھیں اور انہوں نے اپنی ان صلاحیتوں کو ضائع نہیں کیا بلکہ کے مطابق ان کا بھرپور استعمال کیا۔

۱۲۔چرواہی:۔

عہد نبوی ﷺ میں خواتین کی ایک اور سرگرمی بکریاں چرانا تھا خواتین کیلئے چراہی کا پیشہ معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔اس دور میں چرواہی کا کام اور پیشہ بہت عام تھا۔ متعدد مسلم اور غیر مسلم عورتوں کے چرواہی کا کام کرنے کا ذکر ملتا ہے۔ یہ ان غلاموں کے علاوہ تھے جو اجرت پر دوسروں کیلئے یہ کام کرتے تھے۔ حضرت ابن مسعودؓ کی ماں بھی یہ کام کرتی تھیں اور گھروں میں خادمہ کا کام بھی انجام دیتی تھیں۔چرواہوں اور گھریلو خدمات کی تعداد بہت زیادہ تھی۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ:وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعىٰ غَنَمًالِي قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ۔ (۴۴)

''حضرت معاویہ حکم بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس ایک لونڈی تھی جو احد اور جوانیہ کے علاقوں میں میری بکریاں چرایا کرتی تھی''۔

''سلامیہ الغیدیہ اپنے گھروالوں کی بکریاں چرایا کرتی تھیں۔(۴۵)

''انسیہ بنت خبیب اپنے قبیلے کی بچیوں کے ساتھ بکریاں چرایا کرتی تھیں۔''(۴۶)

''سلامہ بنت حرالازدیہ بیان کرتی ہیں کہ کنت ارعی غنافی بد الاسلام میں ابتدائے اسلام میں بکریاں چرایا کرتی تھی۔''(۴۷)

اِنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بسَلْعٍ۔(۴۸)

''کعب بن مالک کی لونڈی سلع پہاڑ کے قریب بکریاں چرایا کرتی تھیں''۔

چرواہی سے وابستہ دوسرا کام باڑے کی دودھاری جانوروں کا دودھ دوہنا اور مالکوں کے گھروں میں پہنچانا تھا۔ بعض باندیوں اور آزاد عورتوں کے نجی کام کے علاوہ پیشہ ور چرواہیاں ہی یہ کام کرتی تھیں۔ رسول اکرم ﷺ کی کئی باندیا ں جیسے سلمٰی ورام ایمن وغیرہ کے علاوہ بہت سے مکی اور مدنی اکابر کی چرواہیاں یہ کام انجام دیتی تھیں۔ حضرت ام سلمہ کی ایک ''مولاۃ'' حضرت وجیہہ بھی ان میں سے ایک تھیں۔(۴۹)

۱۳۔پیشہ خدمت گزاری:۔

یہ اصلاً نسوانی پیشہ تھا۔ عرب میں باندیاں یا خدمت گزار خواتین رکھنے کا عام رواج تھا۔ عہد نبوی ﷺ میں متعدد خواتین کے نام سامنے آتے ہیں جو گھروں میں خادمہ کا کام سرانجام دیتی تھیں۔ان خواتین کے نام درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	خادمہ کا نام	جس کی خدمت گزاری کرتی تھیں
1	ام سلیم بنت ملحان	خادمہ رسول ﷺ (۵۰)
2	ام مسلم	حضرت صفیہؓ (۵۱)

3	ام مہاجر رومیہ	حضرت عثمانؓ(۵۲)
4	سلمیٰ ام رافع	حضرت صفیہؓ اور خادمہ رسول ﷺ (۵۳)
5	صفیہ	خادمہ رسول ﷺ(۵۴)
6	فضۃ النوبیۃ	حضرت فاطمہ الزہرؓ(۵۵)
7	خضرہ	خادمہ رسول ﷺ(۵۶)
8	'سیدہ برکہ بنت تعلابہ	خادمہ رسول ﷺ(۵۷)
9	سیدہ زمنوی	خادمہ رسول ﷺ(۵۸)
10	سیدہ ماریہ	خادمہ رسول ﷺ(۵۹)
11	ازینہ	خادمہ رسول ﷺ(۶۰)
12	برہ	خادمہ رسول ﷺ(۶۱)
13	برکۃ الحبشیۃ	حضرت ام حبیبہؓ(۶۲)
14	ام عیاش	خادمہ رسول ﷺ(۶۳)
15	امیمہ	خادمہ رسول ﷺ(۶۴)
16	میمونہ بنت سعد	خادمہ رسول ﷺ(۶۵)
17	حضرت خولہ	خادمہ رسول ﷺ(۶۶)
18	ام محجن	خادمہ رسول ﷺ(۶۷)
19	سیدہ روضہ	مدنی خاتون کی خدمت گزار(۶۸)
20	ابریہ	نجاشی کی خدمت گزار(۶۹)

۱۴۔مشاطہ (سجانے اور سنوارنے کا کام)

اسلام دین حسن و جمال ہے خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔ عہد نبوی ﷺ میں بھی خواتین میں زیب و زینت اور آرائش وزیبائش کا رجحان موجود تھا۔ دلہنوں کو بالخصوص اور دوسری خواتین کی زیب وزینت اور آرائش کے لئے ایک خاص طبقہ تھا جو عام وخاص مواقع پر مشاطگی کرتا تھا۔ یہ اپنے فن کی ماہر عورتیں ہوتی تھیں۔ زیبائش میں وہ بالوں کو سنوارنے کا کام بھی کرتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ اور دوسری خواتین عصر کے بیاہ

اور رخصتی کے مواقع پر مشاطہ کا ذکر ملتا ہے۔

حدیث سے ثابت ہے کہ چند انصاری خو اتین نے حضرت عائشہؓ کو دلہن بنایا فرماتی ہیں:

فَاَسْلَمَتْنِي اِلَيْهِنَّ ،فَاَصْلَحْنَ مِنْ شَانِي (۷۰) میری والدہ نے مجھے ان انصاری خواتین کے سپرد کر دیا اور انہوں نے مجھے سنوارا۔

اسماءبنت یزید اشا یہ مشاطگی میں مہارت رکھتی تھیں اور انہوں نے حضرت عائشہؓ کی مشاطگی کی تھی (۷۱)

بسرہ بنت صفوان کے متعلق مذکور ہے کہ: اِنَّهَاكَانَتْ مَاشَطة نَقِيْن النسَّأبِمَكَّةٍ۔ (۷۲) "وہ کنگھی کرنے والی خاتون تھیں اور مکہ کی عورتوں کو سجاتی سنوارتی تھیں۔"

ام غیلان دوسیہ ان کا تعلق قبیلہ دوس سے تھا كَانَتْ تَمْشِطَ النِّسَاء (۷۳)

ام سنان اسلمیہ بیان کرتی کہ: كُنْت فِےمَنْ حَضَرَ عُرس صَدْيَة فَ شَطْ نَلَهَ۔ (۷۴) "میں حضرت صفیہ کی شادی میں موجود تھی ہم نے ان کو بنایا سنوارا۔"

ام رعلہ یہ خاتون پیشہ ور مشاطہ تھیں انہوں نے آپ ﷺ سے باقاعدہ اس پیشہ کو اختیار کرنے کی اجازت لی اور آپ ﷺ نے فرمایا: يَا اُمِّ رِعَلَه قَينَيهُنَّ وَزَيْنَتُهُنَّ اِذَا كسدن۔ (۷۵) "اے ام رعلہ! انہیں (خواتین) زیب وزینت سے آراستہ کر دیا کرو جب وہ ماند پڑ جائیں۔"

یعنی عہد نبوی ﷺ میں اس فن میں مہارت رکھنے والی خواتین نے اس کو اپنے لئے آمدنی کا ذریعہ بنایا ہوا تھا۔ دور حاضر میں بھی خواتین کی کثیر تعداد اس شعبہ سے وابستہ ہے اور اس کو (Beauty Parlor) کا نام دیدیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا احادیث و روایات اور مختلف شواہد و واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں خواتین نے مشاطگی کو حصول رزق حلال کے لئے بطور پیشہ اپنایا۔

۱۵۔ قابلہ:۔

بچوں کی ولادت کے لئے دائیوں کا ایک طبقہ تھا۔ بعض اہل خاندان کی بڑی بوڑھیاں یہ کام ضرور انجام دے لیتی تھیں مگر ان کے علاوہ خالص پیشہ ور "قابلہ" دائیاں ہوتی تھیں۔ حضرت حلیمہ ان میں سے ایک تھیں۔ حضرت سلمیٰؓ نے حضرت خدیجہؓ کے تمام بچوں/بچیوں کی ولادت کے علاوہ بنات طاہرات اور دوسری خواتین کے بچوں کی ولادت میں دایہ کا کام کیا تھا۔ مکی دور میں ام انمار بنت سباع بھی ایک دایہ تھیں۔ (۷۶)

۱۶۔ ختانہ:۔

عرب جاہلی اور مسلم دونوں معاشروں میں لڑکوں کے علاوہ لڑکیوں کا بھی ختنہ کیا جاتا تھا اور اس سنت نسائی کو انجام دینے کے لئے عورتوں کا ختنہ کرنے والیوں کا ایک طبقہ وجود میں آ گیا تھا ان کو اس کام کی اجرت دی جایا کرتی تھی۔ مکہ کی ایک ختانہ کا نام ام السبع تھا جو خزاعی تھیں۔ (۷۷)

مدینہ میں ایک ختانہ تھیں اور ان کے بارے میں ایک حدیث بھی آئی ہے۔ ان کے علاوہ مکی دور کے بعض حوالوں سے ختانہ کا مکی سماج میں وجود ثابت ہوتا ہے۔ (۷۸)

۱۷۔ حاضنہ:۔

کمسن بچوں اور بچیوں کی دیکھ بھال اور پرورش کے لئے عرب سماج میں عورتوں کا ایک خاص طبقہ حاضنہ (اناؒ) کا بھی تھا۔ ان میں باندیوں کے علاوہ اجرت پر کام کرنے والی آزاد عورتیں بھی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کی انا حضرت ام ایمنؓ اس باب میں شہرت و عظمت رکھتی ہیں۔ ان کے علاوہ رسول اکرم ﷺ کے فرزند گرامی حضرت ابراہیمؒ کی بھی ایک دائی، انا اور کھائی تھیں جن کا ذکر حدیث کی کتابوں میں آتا ہے۔ حالانکہ ان کے شوہر لوہاری کا کام کرتے تھے مگر وہ خود مرضعہ اور انا کا کام کرتی تھیں۔

۱۸۔ رضاعت:۔

ایک خالص نسوانی ذریعہ آمدنی اور پیشہ وکاروبار رضاعت کا تھا۔ زمانہ قدیم سے عرب سماج میں پیشہ ور مرضعات (دودھ پلائیوں) کا ایک طبقہ ہر علاقے میں چلا آتا تھا۔ بعض جدید و قدیم سیرت نگاروں نے اسے نفرت انگیز یا ملامت آگیں پیشہ قرار دیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ دودھ پلا کر اپنے رضاعی بچوں یا بچیوں کے سرپرستوں سے عطایا حاصل کرنا ایک معزز اور محبت بھرا کام تھا جو متعدد خاندانوں اور قبیلوں کو رضاعی بچوں یا بچیوں کے ذریعہ محبت والفت اور اتحاد و تعاون کے رشتوں میں باندھ دیتا تھا۔ یہ قدیم پیشہ عہد اسلامی اور عہد نبوی میں بھی جاری رہا اور رضاعی ماؤں کا ایک طبقہ ان کے ذریعہ آمدنی پاتا رہا۔ اس طبقہ محبت والفت کی وسعت کا اندازہ اس حقیقت سے کیا جا سکتا ہے کہ تمام اشراف کے بچے اور بچیاں رضاعت کے لئے "بادیہ" (دیہات) میں ضرور بھیجے جاتے تھے اور اس بنا پر بدوی قبائل وبطون کا یہ خاص پیشہ تھا، شہری لوگوں میں سے اکادکا۔

مشہور ترین مرضعہ (دودھ پلائی) حضرت حلیمہ سعدیہؓ تھیں جو رسول اکرم ﷺ کی رضاعی ماں تھیں اور آپ ﷺ کے علاوہ متعدد دوسرے اکابر کو بھی رضاعت کے ذریعہ پالا تھا۔ ان رضاعی بچوں کے سرپرستوں نے ان کو مناسب عطا سے نوازا تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے ہمیشہ ان کو اور ان کی اولاد کو اپنے ہدایا اور تحائف سے مالامال کیا۔ یہی دوسروں کا بھی طریقہ تھا۔

حضرت ثوبیہؓ بھی باقاعدہ مرضعہ (دودھ پلائی) تھیں جو مکہ مکرمہ میں یہ خدمت انجام دیتی تھیں۔

انہوں نے بھی رسول اکرم ﷺ اور بعض دوسرے اکابر قریش کی خدمت کی تھی اور ان کو سرپرست خاندان نے ہمیشہ عطایا سے سرفراز کیا تھا۔

حضرت ام بردہؓ رسول اکرم ﷺ کے فرزند حضرت ابراہیمؑ کی رضاعی ماں تھیں۔ان کو اور ان کے شوہر کو رسول اکرم ﷺ نے خاصی قیمتی چیزیں ان کی خدمت کے عوض دی تھیں۔

حالات کے پیش نظر خواتین نے اپنی اور اپنے گھر والوں کی معاشی ضروریات کو پورا کیا اور اپنے وقت اور ہنر وفن کا درست استعمال کر کے اسلامی معاشرہ میں فعال اور مثبت کردار ادا کیا۔ لہذا دور حاضر میں بھی مسلمان خواتین ان کے نقش قدم پر عمل پیرا ہو کر حدود و قیود کا خیال رکھتے ہوئے حالات و ضروریات کے تقاضوں کے مطابق اپنی معاشی ضروریات کی خود کفیل ہو سکتی ہیں۔

انسانی تمدن و معاشرت پر عورت کے بے شمار احسانات ہیں۔اُس نے تہذیب و تمدن کی ابتدائی تاریک راہوں میں مردوں کے لیے چراغ راہ کا کام کیا۔ لباس، طب و حکمت کی بانی عورت ہی تھی۔تاریخ شاہد ہے کہ نرسنگ کا شعبہ بھی عورتوں کے زیر نگیں رہا۔ابتدائی دستکاریاں اور ہنر مندیاں عورت کی ایجاد کردہ ہیں۔ کپڑا، پارچا بانی، کھیتی باڑی پر مشتمل فنون بھی عورت کے ایجاد کردہ ہیں۔ لباس تیار کرنے کے لیئے پہلے اٹی، پھر چرخہ بنایا۔ یہی چرخہ بعد میں کھڈیوں کی شکل اختیار کر گیا۔ آٹا پیسنے والی پتھر کی ابتدائی چکی عورت نے بنائیں۔ جانور کی کھال کو صاف کرنا، لباس کی کڑھائی وسلائی کے اوزار، المختصر ہم کہہ سکتے ہیں کہ انسانی معاشرے میں صنعتی انقلاب کی بنیادیں عورت نے رکھیں۔(۷۹)

خلاصہ بحث

اس تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ عہد رسالت ﷺ میں خواتین نے اپنی معاشی حالت کو بہتر کرنے اور انسانی تمدن کو ترقی دینے کے لئے اپنی حدود و قیود میں رہتے ہوئے مختلف پیشے اختیار کیے۔ کسی کام کو چھوٹا بڑا انہیں سمجھا اور نہ ہی محنت کرنے میں کوئی شرمندگی محسوس کی۔ان کو کھیتوں میں کام کرنا پڑا تو انہوں نے کیا، طب کے حوالے سے بھی اپنی خدمات پیش کیں۔ محنت مزدوری بھی کی اور دستکاریاں بھی متعارف کروائیں۔ گویا عہد رسالت ﷺ میں خواتین نے اندرون خانہ رہ کر بھی معاشی سرگرمیوں کو جاری رکھا اور بے شمار وہ پیشے بھی اختیار کیے جن میں انہیں گھر کی چار دیواری سے باہر نکل کر بھی کام کرنا پڑا۔ نیز اپنی معاشی سرگرمیوں سے نہ صرف یہ کہ اپنی مالی حالت کو بہتر بنایا بلکہ اپنے اہل وعیال کا پیٹ بھی پالا اور اللہ کی راہ میں صدقہ و خیرات بھی کیا۔ لہذا ثابت ہوتا ہے کہ عورت شرعی حدود کی پابندی کرتے ہوئے گھر سے باہر کام یا ملازمت وغیرہ کے لئے جا سکتی ہے اسلام عورت پر اس حوالے سے کوئی پابندی عائد نہیں کرتا۔

حوالہ جات

References

1. Muslim bin Abi al Husain Muslim bin Hajjaj, al Jamia' al sahih al Muslim, kitabul zakat, bab fazal al nafaqa wa al sadaqa ala aqrabin, hadith no 2318, Darul Salam, Riyadh, 2000
2. A'asqalani Ibn e Hajar, al asaba fi tamiz al sahib, darul kutub al ilmia, Beirut, 1328h, pp. 319
3. Bukhari, Muhammad bin Ismail, al Jamia' a sahih, kitab al bayoa' bab zakar al nisa, hdith no 2093, darul Salam, Riyadh, 1999
4. A'asqalani Ibn e Hajar, al asaba fi tamiz al sahib, darul kutub al ilmia, Beirut, 1328h, pp. 255
5. Bukhari, al Jamia' al sahih, kitab al tib, bab haraq al hasir, hdatih non5722
6. Ibid, kitab al jihad, bab mudawat al nasal al jarhi fil ghazawat, hadith no 2883
7. Ibid, adab al mufrad, bab kaifa asba'at , hadith no 1129, pp. 289
8. Kahala, Umer Raza, ia'lam al nisa, Moassas al risalat, Beirut, 1989, v2,pp. 57
9. Ibn e Saad, a tabaqat al kubra, dar dadir , Beirut, v8, pp291
10. Bukhari, al Jamia' al sahih, kitab al tib,hadith no 5712
11. Ibn e maja, Muhammad bin Yazid, sunan ibn e maja, kitab al tijarat, hadith no 2204, Darul Salam, Riyadh, 2008
12. Ibne Kathir, Ismail bin Umer, al bidaya wa al nihaya, al maktaba a qodasia, Lahore, 1984, v8, pp. 266
13. Ibn e maja, sunan ibn e maja, hadith no 2204
14. Kitani, Abdul Haye, al tartib al idaria, bab al mirat tabia' al a'atar, darul kutb al ilmia, v2, pp. 39, 40
15. Ibn e Asir, Abu al Hasan Ali bin Muhammad, Asad al ghaba fi ma'rifat al sahaba, darul kutb al ilmia, v2, pp. 260
16. Ibid, v5, pp. 432
17. Bukhari, al jamia' al sahih, kitab al bayoa', bab al khiat al nisa, 281/1
18. Tirmizi, Imam Abu Eisa, jamia' tirmizi, bab al zuhad, hadith no 234, darul Salam, Riyadh, 2000
19. Wali Uddin Muhammad bin Abdullah, Mishkat al Masabih, Maktaba Qadimi, Karachi, 1950, pp. 242
20. Ahmad bin Hambal, Imam, Masnad e Ahmad, bab zikrihim mifariq ala tartib horoof al mua'jam, Dar Ahya al Turath al Arabi, Beirut, v4, pp. 321
21. Katani, Abdul Hay, al tartib al idaria, bab al mughzil, v2, pp. 120
22. Ibn e Saad, Tabaqat al Kubra, v8, pp. 378
23. Muslim, al jamia' al sahih al muslim, hadith no 6290
24. Ibid, kitab al nikah, bab man raa imrataho, hadith no 3407
25. Ibn Athir, Asadul ghaba fi ma'rifat al sahaba, v5, pp.332
26. Wahid uddin khan, khatoon e Islam, darul tazkir, Lahore, 1998, pp. 189

27. Abu Dawood, Suliman bin Aa'shath bin Ishaq, Sunan abi dawood, kitabul talaq, hadith no 2297, Darul Salam, Riyadh, 1999
28. Bukhari, al jamia' al sahih, kitab al nikah, hadith no 5224
29. Ibid, al kitab al juma'a, bab qawl Allah fa iza quziat al salat, hadith no 938
30. Abdul Haleem Muhammad Abu shaqa, tahrir al miraat fi asar al risalat, darul Qalam, Kuwiat, 1990, pp57
31. Abu Dawood , Sunan Abi Dawood, hadith no 2297
32. Muslim, al jamia' al muslim, kitab al jihad al siar, hadith no 4603
33. Bukhari, al jamia' al sahih, kitab al zakat, bab hiras al tamar, hadith no 1481
34. Bila zari, Ahmad bin Yahya, Fatooh al bildan, isharat e farhang, Iran, pp. 427
35. Bukhari, al jamia' al sahih, hadith no 5224
36. Abu dawood, Sunan abi Dawood, kitab al bayoa', hadith no 3401
37. Ibid, kitab al tib, bab al raqi, hadith no 5887
38. Abdul Mabod, Muahammad, tarikh madina al munnawara, maktaba Rehmania, Lahhore, 1999, pp. 240
39. Ibn hajar al a'asqalani, al asaba fi tamiz al sahib, v4, pp. 345
40. Ibn Athir, asad al ghaba fi maa'rifat al sahaba, v7,pp. 226
41. Bukhari, al jamia' al sahih, kitab al libas, bab lais al qaisi
42. Abu Dawood, sunan Abu Dawood, kitab al libas, bab fil hamrat, hadith no 4071
43. Ibn Athir, asad al ghaba fi maa'rifat al sahaba, v7,pp. 251
44. Muslim, al jamia' al sahih al muslim, kitab al masajid, hadith no 1199
45. Ibn hajar al a'asqalani, al asaba fi tamiz al sahib, v4, pp. 330
46. Ibid, 244
47. Ibn Athir, asad al ghaba fi maa'rifat al sahaba, v7,pp. 146
48. Bukhari, al jamia' al sahih, kitab al zabaih, hadith no 5505
49. Bil zari, fatooh al bildan, v1, pp. 513
50. Ibn hajar al a'asqalani, al asaba fi tamiz al sahib, v4, pp. 461
51. Ibid, pp. 497
52. Ibid, pp. 501
53. Ibid, pp.333
54. Ibid, pp.351
55. Ibid, pp.387
56. Ibid, pp.285
57. Ibn Athir, asad al gha fi maa'rifat al sahaba, v7, pp. 35
58. Ibid, pp.111
59. Ibid, pp.170
60. Ibn hajar al a'asqalani, al asaba fi tamiz al sahib, v4, pp. 302
61. Ibid, pp.251
62. Ibid, pp.249
63. Ibid, pp.481
64. Ibid, pp.248

65. Ibid, pp.413
66. Ibid, pp.294
67. Bukhari, al jamia’ al sahih, kita al salat, hadith no 458
68. Ibn Athir, asad al gha fi maa’rifat al sahaba, v7, pp. 121
69. Ibn eSaad, al tabaqat al kubra, v8,pp. 131
70. Bukhari, al jamia’ al sahih, kitab al munaqib al ansar, bab tazwij al nabi SAW, hadith no 3894
71. Ibn Athir, asad al gha fi maa’rifat al sahaba, v7, pp. 18
72. Ibn hajar al a’asqalani, al asaba fi tamiz al sahib, v4, pp. 252
73. Ibid, pp.482
74. Ibid, pp.462
75. Ibid, pp.449
76. Bila zari, fatooh al bildan, jv1, pp 175
77. Ibn e Saad, al tabaqat al kubra, v3, pp. 164
78. Ibn hajar al a’asqalani, al asaba fi tamiz al sahib, v4, pp. 418
79. Ghulam Akbar Malik, Orat ka muqaddima, Jung Publishers, Lahore, 1991, pp. 22-25